فاضلِ بریلوی کا حافظہ

ایک تحقیقی جائزہ



تألیف : انوار احمد



انجمن ارشاد المسلمین

۶-بی شاداب کالونی ، حمید نظامی روڈ ○ لاہور

سلسلۂ مطبوعات ۲۶

نام کتاب .... فاضل بریلوی کا حافظہ، ایک تحقیقی جائزہ

مرتب .... انوار احمد

کل صفحات ۱۲۸

تاریخ طباعت .... شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ، مئی ۱۹۸۳ء

پریس ....

ناشر .... انجمن ارشاد المسلمین - ۶ بی شاداب کالونی لاہور

تعداد .... ایک ہزار

قیمت .... ۱۵ روپے

ملنے کے پتے



۱) المکتبۃ المدنیہ .... ۱۷- اردو بازار، لاہور

۲) مکتبہ قاسمیہ .... ۱۷- اردو بازار، لاہور

۳) پاک اکیڈمی .... دکان نمبر ۲۲- جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ کراچی

۴) مدرسہ عربیہ حفظ القرآن .... سرکلر روڈ کہروڑ پکا، ضلع ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بریلوی مصنفین نے احمد رضا خان صاحب (م ۱۳۴۰ھ : ۱۹۲۱ء) کی "قوتِ حافظہ" کے بارے میں اتنے غلو اور مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے کہ ان حضرات کی تحریرات پڑھ کر یہ تاثر ابھرتا ہے کہ محدثین کرام مثلاً امام بخاری (م ۲۵۶ھ : ۸۷۰ء) امام مسلم (م ۲۶۱ھ : ۸۷۵ء) اور امام ترمذی (م ۲۷۹ھ : ۸۹۲ء) وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے حافظے بھی احمد رضا خان صاحب کی قوتِ حافظہ کے سامنے گردِ راہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ یہی نہیں بلکہ وہ خود بھی اپنے بارے میں غیر معمولی قوتِ حافظہ کے مدعی ہیں۔ چند حوالے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

پروفیسر محمد مسعود صاحب رقمطراز ہیں۔

"ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے مولانا بریلوی کہتے ہیں۔

"میرے استاد جن سے میں ابتدائی کتب پڑھتا تھا جب مجھے سبق پڑھا دیا کرتے، ایک دو مرتبہ میں دیکھ کر کتاب بند کر دیتا، جب سبق سنتے تو حرف بحرف، لفظ بلفظ سنا دیتا۔ روزانہ یہ حالت دیکھ کر سخت تعجب کرتے، ایک دن مجھ سے فرمانے لگے۔

"احمد میاں یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جن۔ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی" [1]

احمد رضا خان صاحب کے ایک اور سوانح نگار لکھتے ہیں۔

"رسالہ " دولت مکیہ " اعلیٰ حضرت کی زندۂ جاوید کرامت ہے کہ آپ نے بخار کی شدت میں بغیر کسی کتاب کی مدد کے محض اپنی خداداد یادداشت کے بل پر تفاسیر، احادیث اور کتب ائمہ کی اصل عبارتوں کے حوالجات کثیر نقل فرماتے ہوئے صرف ساڑھے آٹھ گھنٹے کی قلیل مدت میں تصنیف فرمایا" [2]

خانصاحب کا کراماتی حافظہ

ایک اور بزرگ، موصوف کی "قوتِ حافظہ" کے بارے میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"آپ کا حافظہ اعلیٰ کرامت کا نمونۂ ربانیہ۔ صرف چھ سال کی عمر میں میلاد النبیؐ کے جلسہ میں مجمع عام کے سامنے میلاد النبی پر تقریر کرنا، صرف تیرہ چودہ سال کی مختصر عمر میں تمام علوم عقلیہ اور نقلیہ کی تکمیل کر لینا، اور صرف ایک ماہ کی مختصر ترین مدت میں قرآن مجید کا حفظ کرنا ایسے واقعات ہیں جن سے آپ کی عبقری ذہانت وفطانت کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کو چودہ سو برس ۱۴۰۰ کی ساری متداولہ اور غیر متداولہ کتب یاد تھیں۔ بلکہ ان کے صفحہ و سطر کے تلاش میں بھی کبھی خطا نہ ہوئی۔ ایک دفعہ حج پر تشریف

---

[1] محمد مسعود احمد: حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی، ص ۹۲ تا ۹۴، مطبوعہ سیالکوٹ پاکستان۔

[2] بدر الدین احمد رضوی قادری: سوانح اعلیٰحضرت امام احمد رضا بریلوی، ص ۲۱۱، مطبوعہ لاہور پاکستان۔

لے گئے تو وہاں آپ کو "استفتاء" پیش کیا گیا۔ آپ کو کہا گیا کہ اس کا جواب دو روز میں مکمل کر دیا جائے۔ آپ کے پاس کتابیں نہ تھیں یاد داشت پر ہی اس کا جواب لکھا۔ اس میں سینکڑوں کتب سے حوالجات درج فرمائے۔ اور دو دن کی بجائے صرف دو نشستوں میں جن میں ایک نشست پانچ گھنٹے کی اور دوسری تین گھنٹے کی تھی۔ یہ جواب چار سو صفحات پر مشتمل تھا اور اس کتاب کا نام "الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ" ہے۔[1]

سید محمد صاحب کچھوچھوی "موصوف کی قوتِ حافظہ" کی مدح و ستائش میں یوں رطب اللسان ہیں۔

"...... استفتاء آیا۔ دار الافتاء میں کام کرنے والوں نے پڑھا اور ایسا معلوم ہوا کہ نئے قسم کا حادثہ دریافت کیا گیا۔ اور جواب جزئیہ کی شکل میں نہ مل سکے گا۔ فقہاء کرام کے اصولِ عامہ سے استنباط کرنا پڑے گا اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا، عجب نئے نئے قسم کے سوالات آرہے ہیں۔ اب ہم لوگ کیا طریقہ اختیار کریں؟ فرمایا یہ تو بڑا پرانا سوال ہے۔ ابن ہمام نے "فتح القدیر" کے فلاں صفحہ میں، ابنِ عابدین نے "ردالمحتار" کی فلاں جلد اور فلاں صفحہ پر، فتاویٰ ہندیہ میں خیریہ میں یہ یہ عبارت صاف صاف موجود ہے۔ اب جو کتابوں کو کھولا تو صفحہ، سطر اور بتائی ہوئی عبارت میں ایک نقطہ کا فرق نہیں۔"[2]

---

[1] گل محمد فیضی بی اے؛ آزادی کی ان کہی کہانی؛ ص ۱۴۰، ۱۴۱؛ مطبوعہ سرگودھا۔

[2] ظفر الدین بہاری؛ حیاتِ اعلیٰ حضرت؛ جلد اوّل؛ ص ۶۶؛ مطبوعہ کراچی۔

چودہ سو برس کی تمام کتابیں حفظ

"احکام شریعت" کے دیباچہ نگار احمد رضا خاں صاحب کے حالات لکھتے ہوئے "حیرت انگیز قوت حافظہ" کے عنوان کے تحت یوں گویا ہوتے ہیں۔

"یہ چیز روز پیش آتی تھی کہ تکمیل جواب کے لئے جزئیات فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے تو عرض کرتے۔ اسی وقت فرما دیتے کہ "ردالمحتار" جلد فلاں کے صفحہ فلاں کی سطر فلاں میں ان لفظوں کے ساتھ جزئیہ موجود ہے۔ "درمختار" کے فلاں صفحہ فلاں سطر میں یہ عبارت ہے۔ "عالمگیری" میں بقید جلد وصفحہ وسطر میں یہ الفاظ موجود ہیں "ہندیہ" میں "خیریہ" میں "مبسوط" میں ایک ایک کتاب فقہ کی اصل عبارت بقید صفحہ وسطر یہ الفاظ موجود ہیں ارشاد فرما دیتے۔ اب جو کتابوں میں جاکر دیکھتے ہیں تو صفحہ وسطر وعبارت وہی پاتے ہیں جو زبان اعلیٰحضرت نے فرمایا تھا اسکو آپ زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ خداداد قوت حافظہ سے ساری چودہ سو برس کی کتابیں حفظ تھیں۔ یہ چیز بھی اپنی جگہ حیرت ناک ہے۔

حافظ قرآن کریم نے سالہا سال قرآن عظیم کو پڑھ کر حفظ کیا، روزانہ دوہرایا۔ ایک ایک دن میں سو سو بار دیکھا، حافظ ہوا، محراب سنانے کی تیاری میں سارا دن کاٹ دیا اور صرف ایک کتاب سے واسطہ رکھا۔ حفظ کے بعد سال ہا سال مشغلہ رہا۔ ہو سکتا ہے کہ کسی حافظ کو تراویح میں لقمے کی حاجت نہ پڑی ہو۔ گو ایسا دیکھا نہیں گیا۔ اور ہو سکتا ہے کہ حافظ صاحب کسی آیت قرآنیہ کو بس اتنا یاد رکھیں کہ ان کے پاس جو قرآن کریم ہے اس میں یہ آیت کریمہ داہنی جانب ہے یا بائیں جانب ہے۔ گو یہ بھی بہت نادر چیز ہے۔ مگر یہ تو عادتاً محال اور بالکل محال

ہے کہ آیت قرآنیہ کے صفحہ و سطر کو بتایا جا سکے۔ تو کوئی بتائے کہ تمام کتب متداولہ و غیر متداولہ کے ہر جملہ کو بقید صفحہ و سطر بتانے والا اور پورے اسلامی کتب خانے کا صرف حافظ ہی ہے یا وہ اعلیٰ کرامت کا نمونہ ربانیہ ہے۔ جس کے بلند مقام کو بیان کرنے کے لئے اب تک ارباب لغت واصطلاح الفاظ پانے سے عاجز رہے ہیں"۔ ؎

ہم ان ہی چار پانچ اقتباسات پر اکتفار کرتے ہیں۔ ورنہ احمد رضا خاں صاحب کی "قوتِ حافظہ" کے بارے میں بریلوی حضرات کی کتابوں میں اس قسم کے بلند بانگ دعاوی کی کوئی کمی نہیں ہے ؎

قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا

اس قسم کے بلند بانگ دعاوی پڑھ کر طبیعت میں تقاضا پیدا ہوا کہ موصوف کی "قوتِ حافظہ" کی تحقیق ہونی چاہیئے کہ کیا "فرقہ بریلویہ" کے بانی واقعی ایسے محیر العقول اور حیرت انگیز "حافظہ" کے مالک تھے کہ جس کی بناء پر چودہ سو برس کی تمام متداول اور غیر متداول کتابیں انہیں بقید صفحہ و سطر یاد تھیں یا یہ بھی ان کذب بیانیوں، اور دروغ بافیوں میں شامل ہے جن کی بنیاد پر یہ لوگ اپنا قد کاٹھ اونچا کرنے اور اپنے بھیانک ماضی و حال کو ملمع سازی کے ذریعہ تابناک و درخشاں بنانے کی فکر میں ہیں؟

چونکہ "بانیٔ فرقہ بریلویہ" اب ہمارے اندر موجود نہیں ہیں بلکہ اپنے اصلی مستقر میں پہنچ چکے ہیں اس لئے اس کی تحقیق و تفتیش کے لئے اب یہ صورت تو ممکن نہیں ہے کہ ان سے بالمشافہ مل کر اس کی تحقیق کی جائے۔ نیز یہ صورت بھی ممکن نہیں کہ ان کی تصنیفات و تالیفات سے یہ تحقیق کی جائے، کیونکہ بالعموم تصنیف و تالیف کے وقت

؎ احکام شریعت (حالات امام اہلسنت) ص ۵، مطبوعہ کراچی۔

آدمی تمام ماخذ و مراجع دیکھ کر کتاب مرتب کرتا ہے۔ لہذا لنظر بظاہر اب تحقیق کی یہی صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ان کے "ملفوظات" جو موصوف اپنی مجلس میں بیان کرتے تھے ان کا جائزہ لیا جائے کہ وہ جو فارسی یا عربی عبارات نقل کرتے ہیں یا حدیث بیان کرتے ہیں یا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور دیگر علماء و مشائخ کے واقعات ذکر کرتے ہیں، وہ کہاں تک اصل کے مطابق ہیں ؟

چنانچہ اس نقطۂ نظر کے تحت ہم نے موصوف کے "ملفوظات" کا جائزہ لیا اور چند وہ مقامات جہاں انہوں نے اصل ماخذ کا حوالہ ذکر کیا تھا یا کم از کم ہمیں بآسانی اس کا ماخذ معلوم ہو سکتا تھا، اس قسم کے مواقع کا جب ہم نے اصل کے ساتھ موازنہ کر کے دیکھا تو احمد رضا خان صاحب کے بیان اور اصل کے درمیان ہمیں اتنا تبائن تفاوت اور نمایاں فرق محسوس ہوا کہ پھر ہمارے لئے یہ باور کرنا بھی مشکل ہو گیا کہ موصوف کے "حافظہ" کو کسی عام اچھے ذہین آدمی کے حافظہ کے برابر قرار دیا جائے۔ بلکہ ان کی کتابوں میں تو قرآن پاک کی آیاتِ کریمہ تک غلط لکھی ہوئی ہمیں دستیاب ہو گئیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں قرآن پاک تک صحیح طور پر یاد نہیں تھا۔ حالانکہ سات سے آٹھ سال کے بچے بھی قرآن پاک بخوبی یاد کر لیتے ہیں۔ ہم نے یہ مثل تو سن رکھی تھی کہ

" پیراں نمے پرند، مریداں مے پرانند "

یعنی پیر نہیں اڑتے مرید اڑاتے ہیں۔

لیکن اس کا عملی مشاہدہ جیسا احمد رضا خان صاحب اور ان کے پیروکاروں میں ہوا، اور کہیں نہیں دیکھا گیا۔ حالانکہ حقیقت اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ ؏

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

اب ہم آپ کے سامنے سب سے پہلے موصوف کی کتابوں سے وہ آیات قرآنیہ پیش کرتے ہیں جو انہوں نے غلط نقل کی ہیں۔

قرآن پاک بھی صحیح طور پر یاد نہ تھا

بریلوی مصنفین تو یہ راگ الاپتے نہیں تھکتے کہ بانی "فرقہ بریلویہ" کو فتاویٰ ہندیہ خیریہ، مبسوط، درمختار، اور رد المحتار، ایسی طویل وعریض کتابیں نوکِ زبان تھیں یہاں تک کہ وہ ان کتابوں میں آنے والے ایک ایک جملہ کے بارے میں یہ تک جانتے تھے کہ وہ کون سی کتاب کی کس جلد کے کس صفحہ کی کون سی سطر میں آرہا ہے۔ اور یہ حالت صرف مذکورہ چار پانچ کتابوں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ٹھیک اسی طرح وہ چودہ سو سال کی تمام متداولہ اور غیر متداولہ کتابوں کے حافظ تھے۔ لیکن اصل صورتِ حال ان کے حافظہ کی یہ ہے کہ ان کو قرآن مجید تک صحیح طور پر یاد نہیں تھا۔ جو سات آٹھ سال کے بچے بھی بخوبی یاد کر لیتے ہیں۔ چند شواہد آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)

آیت میں خود ساختہ الفاظ

احمد رضا خان صاحب نے ایک آیت کریمہ بایں الفاظ نقل کی ہے۔ اور ساتھ ہی محرف الفاظ کے مطابق اس کا ترجمہ بھی خود ہی کر دیا ہے۔ جس کے باعث اسے کتابت کی غلطی بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

موصوف فرماتے ہیں۔

"قال تعالیٰ۔ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ: اے نبی مومنین سے فرما دے کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے علماء کی"[1]

---

[1] احمد رضا خان: لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ (۱۳۱۵ھ: ۱۸۹۷ء) ص ۱۵ مطبوعہ ... و ص ۱۶ مطبوعہ لائلپور

حالانکہ آیت کریمہ کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

"یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔ النسآء : ۴ : ۵۹۔

ترجمہ احمد رضا خان صاحب بریلوی :۔ اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسولؐ کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں"

لیکن خان صاحب بریلوی نے لفظ " یاایھا الذین امنوا " کی جگہ اپنی طرف سے لفظ " قل " لکھ دیا ہے۔ اور چونکہ ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا گیا ہے اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ کتابت کی غلطی ہے۔

(۲)

عَنْ اَمْرِنَا کا اضافہ

خان صاحب بریلوی نے ایک آیت مبارکہ کو اس طرح نقل فرمایا ہے۔

"آیت ۱۳ : قال جل ذکرہ ، لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر ومن یتول عن امرنا فان اللہ ھو الغنی الحمید"[1]

حالانکہ آیت کریمہ کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

لقد کان لکم فیھم اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الاخر ومن یتول فان ـــــ اللہ ھو

---

[1] احمد رضا خان ، لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحی ، ص ۳۰ ، مطبوعہ مطبوعہ لائلپور۔ (ص ۲۱)

الغنی الحمید ۔ الممتحنۃ: ۶۰، ۶

ترجمہ خان صاحب : بے شک تمہارے لئے ان میں اچھی پیروی تھی اسے جو اللہ اور پچھلے دن کا امیدوار ہو ۔ اور جو منہ پھیرے تو بے شک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا "

لیکن احمد رضا خان صاحب نے لفظ " وَمَنْ يَتَوَلَّ " کے بعد اپنی طرف سے لفظ " عَنْ اَمْرِنَا " کا اضافہ کر دیا ۔ اس اضافہ کو کاتب کی غلطی قرار دے کر بھی جان نہیں چھڑائی جاسکتی ۔ کیونکہ چند سطر کے بعد اسی آیت کا مطلب بیان کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں

" اور آخر میں فرما دیا کہ جو " ہمارے حکم سے " پھرے تو اللہ بے نیاز بے پرواہ ہے اور ہر حال میں اسی کے لئے حمد ہے " [1]

خان صاحب کے اس بیان کردہ مطلب میں " ہمارے حکم سے " کے الفاظ آیت کریمہ میں اپنے اضافہ کردہ الفاظ " عن امرنا " کا ترجمہ ہے ۔ معلوم ہوا کہ موصوف کو سوءِ حافظہ کی بنا پر آیتِ کریمہ صحیح طور پر یاد نہیں رہی ۔

(۳)

"مِنْ اَمْرِهِمْ" کو "مِنْ اَنْفُسِهِمْ" سے بدل دیا

احمد رضا خان صاحب نے ایک آیت اس طرح درج فرمائی ہے ۔

" قال اللہ تبارک وتعالی : ماکان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ

---

[1] احمد رضا خان ، المحجۃ الموتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ ، ص ۲۰ مطبوعہ وص ۲۲۱ مطبوعہ لائلپور

من أنفسهم و من يعص الله و رسوله فقد ضل ضلالا مبينا ؏ [1]

اور ساتھ ہی ترجمہ بھی خود ہی ذکر کر دیا کہ

" نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد ، نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کر دیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے " اپنی جانوں کا " اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہ ہوا "

بریلویوں کے چودہویں صدی کے مجدد کی " خوبیٔ حافظہ " ملاحظہ ہو کہ اس نے آیت مبارکہ میں آنے والے لفظ " مِنْ اَمْرِهِمْ " کو لفظ " مِنْ انفسهم " سے تبدیل کر دیا۔ اور ساتھ ہی موصوف نے اس کا ترجمہ " اپنی جانوں " کے الفاظ سے کر کے یہ بھی ثابت کر دیا کہ یہ کسی کاتب کی زَلّتِ قلم کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ یہ آنجناب کی مزعومہ قوتِ حافظہ ہی کی کارفرمائی ہے۔ صحیح آیت الاحزاب ۳۳ : ۳۶ پر ملاحظہ ہو۔ آیت کے شروع سے " و " بھی حذف کر دیا ہے۔

(۴)

" و " کا اضافہ

خان صاحب بریلوی نے ایک آیتِ کریمہ ان الفاظ کے ساتھ درج فرمائی ہے۔

و لئن شکرتم لازیدنکم

اور پھر اس کا ترجمہ بایں الفاظ ذکر کیا ہے۔

" اور بے شک اگر تم شکر کرو گے میں تمہیں زیادہ دوں گا " [2]

---

[1] احمد رضا خان : احکامِ شریعت ، ص ۴۸ ، مطبوعہ اہلسنت برقی پریس مراد آباد۔

(بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

حالانکہ اصل میں آیت شریفہ اس طرح ہے۔

لئن شکرتم لازیدنّکم۔ ابراہیم ۱۴،۷

ترجمہ خان صاحب : اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

احمد رضا خان صاحب نے شروع میں " و " بڑھا دیا۔ اور چونکہ ترجمہ اس زائد واؤ کا بھی کیا گیا ہے اس لئے یہ غلطی کاتب کے سر منڈھی نہیں جا سکتی۔ بلکہ یہ بھی حسب سابق ان کی " قوتِ حافظہ " کی کارستانی ہے۔

(۵)

مُن المؤمنین کا اضافہ

بریلویوں کے " بڑے حضرت " نے ایک آیت کریمہ ان الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے۔

در آیت ۱۱ ، قال توالت نعمائہ ، قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ "[۵]

حالانکہ آیت مبارکہ کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

" قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ " الآیۃ الممتحنہ ۶۰،۴

ترجمہ خان صاحب : بے شک تمہارے لئے اچھی پیروی تھی ابراہیم اور اس کے ساتھ والوں میں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔"

لیکن ان " بڑے حضرت " نے لفظ " وَالَّذِينَ مَعَهُ " کے بعد بجائے قرآنی الفاظ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) [۴] احمد رضا خان : ذیل المدعا لاحسن الوعاء طبع شدہ مع " احسن الوعاء " ص ۲۱ مطبوعہ بریلی

[۵] احمد رضا خان ، لمعۃ الضحیٰ فی اعفاء اللحیٰ ، ص ۲۰ مطبوعہ وص ۲۱ مطبوعہ لائلپور۔

" اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ " الآیۃ کے اپنی طرف سے ایک خود ساختہ کلمہ " مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ " لکھ دیا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

(۶)

تقدیم و تاخیر الفاظ

خان صاحب بریلوی نے ایک آیت مبارکہ اس طرح ذکر فرمائی ہے۔

" وَاِنْ حَکَمْتَ بَیْنَهُمْ فَاحْکُمْ بِالْقِسْطِ [۱]

حالانکہ اس آیتِ مبارکہ کے اصل الفاظ یوں ہیں۔

" وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۔ المائدہ ۵ : ۴۲

ترجمہ خان صاحب : اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو "

لیکن خان صاحب کی " قوتِ حافظہ " کا کرشمہ ملاحظہ ہو کہ اس نے لفظِ "بَیْنَهُمْ" کو جو لفظِ " فَاحْکُمْ " کے بعد تھا اس سے مقدم کر دیا۔ العیاذ باللہ تعالٰے۔

(۷)

احمد رضا خان صاحب نے ایک آیتِ شریفہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

" هُمْ لِلْکُفْرِ اَقْرَبُ مِنْهُمْ یَوْمَئِذٍ لِلْاِیْمَانِ " [۲]

جبکہ صحیح آیت شریفہ اس طرح ہے۔

---

[۱] احمد رضا خان : تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین : ۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۸ء : ص ۱۷ ، مطبوعہ لائلپور

[۲] احمد رضا خان : الزبدۃ الزکیہ فی تحریم سجود التحیہ ، ص ۹۷ ، مطبوعہ " کتب خانہ بازار داتا صاحب " لاہور

" هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ "

آل عمران ۳ : ۱۶۷

ترجمہ خان صاحب : اور اس دن ظاہری ایمان کی بہ نسبت کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں "

خان صاحب بریلوی نے لفظ " يَوْمَئِذٍ " کو جو لفظ " أَقْرَبُ مِنْهُمْ " سے مقدم تھا، اس سے مؤخر کر دیا۔ یہ بھی ان کی مزعومہ " قوتِ حافظہ " کی کارفرمائی ہے۔

(۸)

"حَيْثُ مَا" کی بجائے "أَيْنَمَا"

ایک مقام پر احمد رضا خان صاحب بیان کرتے ہیں۔

" اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرما چکا۔

أَيْنَمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ۔

تم جہاں کہیں ہو کعبہ ہی کو منہ کرو " [1]

جب کہ آیت کریمہ کے اصل الفاظ اس طرح ہیں۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۔ البقرہ ۲ : ۱۴۴

ترجمہ خان صاحب : اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو، اپنا منہ اسی کی طرف کرو۔

لیکن موصوف نے لفظ " حَيْثُ مَا " کی جگہ اپنی طرف سے " أَيْنَمَا " لکھ دیا ہے۔ یہ سب " قوتِ حافظہ " کی کرشمہ سازیاں ہیں۔

---

[1] احمد رضا خان، الزبدۃ الزکیہ فی تحریم سجود التحیۃ، ص ۱۲۶، مطبوعہ لاہور۔

(۹)

کتَبَ کی جگہ ختم

خان صاحب کے "ملفوظات" میں ایک سوال اور اس کا جواب بایں الفاظ منقول ہے:-

"عرض: اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

خَتَمَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ

تو بعض انبیاء شہید کیوں ہوئے؟

ارشاد: رسولوں میں سے کون شہید کیا گیا؟ انبیاء البتہ شہید کئے گئے۔ رسول کوئی شہید نہ ہوا۔ "یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ" فرمایا گیا نہ کہ "یَقْتُلُوْنَ الرُّسُلَ"۔ [۱]

سائل نے جو آیت پیش کی وہ بالکل غلط اور محرف ہے۔ آیت اصل میں یوں ہے

"کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ" المجادلہ ۵۸ : ۲۱-

ترجمہ خان صاحب: اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا، اور میرے رسول"

اگر فرض کر لیا جائے کہ "سائل" کوئی جاہل آدمی تھا جس نے جہالت کے باعث آیت کریمہ غلط طور پر تلاوت کر دی، تو احمد رضا خان صاحب کو کیا ہو گیا تھا کہ انہوں نے سائل کی غلطی کی اصلاح نہ کی؟ بلکہ اس کی تحریف پر سکوت فرما کر اس کی تائید، و توثیق کر دی۔ کیا یہ منہ بولتا ثبوت نہیں ہے کہ بریلویوں کے "اعلیٰ حضرت" کو قرآن پاک تک صحیح طور پر یاد نہ تھا؟ یہاں سے نہ صرف احمد رضا خان صاحب کو

---

[۱] محمد مصطفیٰ رضا خان: الملفوظ (۱۳۳۸ھ: ۳۰-۱۹۱۹ء) حصہ چہارم: ص ۲۵ مطبوعہ کراچی

قرآنِ پاک کا صحیح طور پر یاد نہ ہونا ثابت ہوتا ہے بلکہ ان کے فرزند اور بریلویوں کے مفتیٔ اعظم ہند جامع ملفوظات محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب کے بارے میں بھی یہ ثابت ہو گیا کہ وہ بے چارے بھی اپنے والد کی طرح سوءِ حافظہ کا شکار تھے۔ جس کے باعث انہیں بھی قرآنِ پاک صحیح طور پر یاد نہ تھا۔ ورنہ وہی ترتیب کے وقت اصلاح کر دیتے۔

شہادتِ رسل کا انکار

احمد رضا خان صاحب نے سائل کو جو جواب "ارشاد" فرمایا ہے، وہ بھی علمِ قرآن و علمِ تفسیر میں موصوف کی حذاقت و مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کیونکہ ان کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اور رسول میں فرق ہے۔ اور آیتِ مذکورہ میں اللہ تعالٰی نے غلبۂ رسل کا وعدہ فرمایا ہے۔ نبیوں کے غلبہ کا کوئی وعدہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تو شہید ہوئے رسول کوئی شہید نہیں ہوا۔

حالانکہ تفسیر کا ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہوگا کہ رسولوں کی شہادت کا ذکر ایک سے زائد مقام پر خود قرآنِ پاک میں موجود ہے۔ چنانچہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔

أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ؏

(البقرہ ۲، ۸۷)

ترجمہ خان صاحب : تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لے کر آئے جو تمہارے نفس کی خواہش نہیں، تکبر کرتے ہو۔ تو ان (انبیاء) میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو"

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالٰی ہے۔

الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ

لِرَسُوْلٍ حَتّٰی یَاْتِیَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْکُلُہُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَآءَکُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِیْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

آلِ عمران ۳، ۱۸۳

ترجمہ خان صاحب : وہ جو کہتے ہیں اللہ نے ہم سے اقرار کر لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک ایسی قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھائے۔ تم فرما دو، مجھ سے پہلے بہت رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں اور یہ حکم لے کر آئے جو تم کہتے ہو، پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا ؟ اگر سچے ہو "

ایک اور جگہ ارشادِ ربانی ہے۔

لَقَدْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمْ رُسُلًا کُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓی اَنْفُسُهُمْ فَرِیْقًا کَذَّبُوْا وَفَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ۝ المائدہ ۵ : ۷۰

ترجمہ خان صاحب : بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے۔ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو ان کے نفس کی خواہش نہ تھی۔ ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہیں "

یہ تینوں آیاتِ قرآنیہ ببانگِ دُھل اعلان کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول بھی شہید کئے گئے ہیں۔ لیکن احمد رضا خان صاحب کی قرآن فہمی اور تفسیر دانی ملاحظہ فرمائیں کہ انہیں یہی معلوم نہیں کہ " رسول " بھی شہید کئے گئے ہیں۔ وہ پورے وثوق کیساتھ علمِ قرآن اور فنِ تفسیر سے ناواقفیت کے باعث " شہادتِ رسل " کا انکار کر رہے

ہیں۔ احمد رضا خان صاحب کی قرآن فہمی اور تفسیر دانی کی پوری حقیقت تو اس مقالے سے کھلے گی جو موصوف کے "ترجمۂ قرآن پر تنقید" کے سلسلہ میں ہم لکھنا چاہتے ہیں تاہم اندازہ آپ اسی ایک مثال سے کر سکتے ہیں ع

از چنیں مرداں چہ امید بہی

مؤرخ شہیر حضرت علامہ سید عبدالحی رائے بریلی قدس سرہٗ (م ۱۳۴۱ھ : ۱۹۲۳ء) نے بھی علمِ تفسیر و حدیث میں احمد رضا خان صاحب کی بے بضاعتی کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ موصوف کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"قليل البضاعة في الحديث والتفسير"[1]

"(احمد رضا خان صاحب) علمِ حدیث و تفسیر میں کم مایہ (یا بالکل بے مایہ) ہیں"

لفظ "قلیل" بعض مقامات میں "عدیم" کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیساکہ "سبعۂ معلقات" کے درج ذیل شعر میں ہے ۔

فقلت له لما عوى ان شاننا

قليل الغنى ان كنت لما تموّل

اس لئے علامہ لکھنوی رح کی عبارتِ بالا میں لفظ "قلیل البضاعۃ" سے "کم مایہ" اور "بے مایہ" دونوں معنی مراد لئے جا سکتے ہیں۔ لیکن احمد رضا خان صاحب کی حالت کے زیادہ مناسب صرف دوسرے معنی ہیں۔ کیوں کہ "ترجمۂ قرآن" میں موصوف نے اتنی کثرت سے غلطیاں کی ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ موصوف کو قرآن فہمی اور تفسیر دانی سے کچھ بھی مَس نہیں ہے۔

(۱۰)

اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا حذف کرلیا

احمد رضا خان صاحب "حالتِ یأس" کے

[1] حاشیہ بر صفحہ آئندہ

ایمان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" ایمانِ یاس بے کار ہے جب نار سامنے، ملائکہ عذاب سامنے اس وقت کا ایمان مفید نہیں۔ جب فرعون ڈوبنے لگا، بولا اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ میں ایمان لایا اس پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے۔ فرمایا گیا آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ اب ایمان لاتا ہے اور اس کے پہلے نافرمان تھا " ؎

موصوف نے جو آیت کریمہ نقل کی ہے وہ غلط ہے۔ آیتِ مبارکہ کے اصل الفاظ اس طرح ہیں۔

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ؛ یونس ۱۰، ۹۰

ترجمہ خان صاحب : یہاں تک کہ جب اسے ڈوبنے نے آلیا۔ بولا میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمان ہوں "

احمد رضا خاں صاحب نے آیت قرآنیہ کے الفاظ " اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ " کی جگہ ایک خود ساختہ کلمہ " بِالَّذِیْ " ذکر کر دیا ہے۔ اور چونکہ انہوں نے اپنے خود ساختہ الفاظ کے مطابق ترجمہ بھی ساتھ ہی کر دیا ہے اس لئے یہ بہانہ یہاں نہیں چل سکتا کہ یہ سہوِ کاتب ہے۔

؎ (حاشیہ صفحہ گزشتہ) سید عبدالحی، نزہتہ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر، جلد ہشتم ص ۴۱، مطبوعہ کراچی۔

؎ محمد مصطفیٰ رضا خاں، الملفوظ، حصہ سوم، ص ۴۶، مطبوعہ کراچی

یہ دس شواہد ہر صاحب بصیرت اور ہر عقل و خرد والے کو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ جس شخص کی حالت یہ ہو کہ اسے قرآن پاک تک صحیح طور پر یاد نہ ہو اس کے بارے میں یہ دعوٰے کہ اسے چودہ سو برس کی تمام متداولہ اور غیر متداولہ کتابیں بقید صفحہ و سطر یاد تھیں، اتنا بڑا اور سفید جھوٹ ہے کہ جس کی نظیر کم ازکم ان چودہ صدیوں میں تو بالکل نہیں پائی جاتی۔

اور اس سفید جھوٹ کو پھیلانے میں بریلویوں کا یہ تمام شور و غوغا اور گھن گرج ان بادلوں کے مشابہ ہے جو اپنی ہیبت ناک گرج و کڑک اور آنکھوں کو خیرہ کر دینے والی برق و چمک کے ذریعہ لوگوں کو ہراساں اور دہشت زدہ کر دیں لیکن برسنے اور سیراب کرنے کے لئے ان کے پاس پانی کے چند قطرے بھی نہ ہوں۔ عربی کے یہ اشعار اس صورتِ حال کی صحیح عکاسی کرتے ہیں ؎

وأنتم سماء يعجب الناس رزّها ❊ بآبدة تنحى شديد وئيدها
تقطع أطناب البيوت بحاصب ❊ وأكذب شيء برقها ورعودها

